

## 50726- کیا دکان میں موجود مالِ تجارت، دکان کی ضرورت کی اشیا اور گم شدہ مالِ تجارت پر زکاۃ واجب ہے؟

### سوال

میری دکان میں 80 ہزار روپے کا مالِ تجارت موجود ہے، اور اتنی بھی رقم دکان کے کھاتے داروں سے وصول کرنی ہے۔ چھ ماہ قبل دکان میں آگ لگ گئی تھی اور دکان کی ترینیں و آرائش کا کام دوبارہ کیا گیا اور نیا سامان بھی ڈالا گیا جس کی کل لگتے 40 ہزار روپے ہے، ان میں سے 35 ہزار روپے ادھار لیے گئے ہیں جو کہ دکان مہانہ قسطوں میں ادا کرے گی۔ تو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ: کیا آگ لگنے سے پہلے جو مالِ تجارت موجود تھا اسے بھی زکاۃ کے لیے شمار کریں گے؟ (مکمل مالیت + کھاتے داروں کے ذمے قرض)۔ (ترینیں و آرائش کے اخراجات)

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ: ترینیں و آرائش اور نیا سامان جس رقم سے ڈالا گیا ہے اسے ابھی سال نہیں ہوا ہے تو کیا ہم اس کی زکاۃ بھی دیں گے یا دکان میں موجود مکمل مال کی قیمت کے ساتھ کھاتے داروں کے ذمے قرض دونوں کو ملا کر زکاۃ دیں گے؟

### پسندیدہ جواب

دکانوں میں موجود سامان کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

پہلی قسم: ایسا سامان جو برائے فروخت ہے جسے تجارت کی غرض سے رکھا گیا ہے چاہے وہ پر اپنی کی شکل میں ہو یا غذائی اجسام یا کپڑے، یا کوئی اور قابل فروخت چیز۔

دوسری قسم: ایسا سامان جو دکان میں برائے فروخت نہیں ہے بلکہ وہ سامان مصنوعات کی تیاری، یا دکان میں استعمال کی غرض سے ہے مثلاً: فیکٹری کی مشینزی، گاڑیاں، فرنچیز، کمپیوٹر اور فونوں کا پانی مشین وغیرہ۔

پہلی قسم کے سامان کو "عروض تجارت" کہتے ہیں، اور اس میں زکاۃ واجب ہے، جبکہ دوسری قسم کو "عروض قُبیہ" کہتے ہیں انہیں "اصول ثابتہ" بھی کہتے ہیں، تو ان میں زکاۃ نہیں ہوگی۔

ہم اس عروض تجارت میں زکاۃ کی فرضیت اور اس کے نصاب سے متعلق تفصیلات پہلے سوال نمبر: (42072) میں ذکر کر آئے ہیں، وہاں یہ بھی واضح کیا ہے کہ اصول ثابتہ جو کہ فروخت کے لیے نہیں ہوتے ان پر زکاۃ نہیں ہوتی۔

اسی طرح سوال نمبر: (22449) میں ہم یہ بھی واضح کر آئے ہیں کہ تجارتی مال کی شکل میں بھی ادا کی جا سکتی ہے، نیز زکاۃ رقم کی صورت میں ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

عروض تجارت میں زکاۃ کا حساب کیسے لگائیں گے اس کی تفصیلات جاننے کے لیے سوال نمبر: (26236) کا جواب ملاحظہ کریں، یہاں یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ سامان تجارت کی قیمت فروخت معتبر ہو گی قیمت خرید معتبر نہیں ہو گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

جس وقت آپ کی دکان کی زکاۃ کا وقت آئے تو پھر آپ ابھی دکان میں موجود مالِ تجارت کا مکمل حساب لگائیں، اس کے ساتھ آپ کے پاس نقدی کی شکل میں جو بھی رقم ہے اسے بھی شامل کریں، اور اسیے ہی مارکیٹ کے کھاتے داروں سے ایسی رقم بھی شامل کریں جن کے وصول ہونے کی امید ہے پھر ٹوٹل رقم سے چالیسو ان حصہ زکاۃ ادا کریں۔

جبکہ ایسی مالی رقوم جو آپ نے لوگوں سے لیئی ہیں لیکن ان کے ملنے کی امید نہیں ہے کہ مطلوبہ شخص یا قوٹال مٹول سے کام لے رہا ہے یا قبیر ہے تو پھر اس کی زکاۃ نہیں ہوگی، اس پر زکاۃ تبھی ہوگی جب آپ اسے وصول کر لیں اور پھر وصولی کے دن سے سال پورا ہو جائے۔ تاہم اس حوالے سے مخاطل عمل یہ ہے کہ آپ صرف ایک سال کی زکاۃ ادا کر دیں چاہے یہ رقم کی سالوں بعد آپ کو وصول ہو۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (1346) کا جواب ملاحظہ کریں۔

آپ کے ذمہ جو قرض ہے وہ علمائے کرام کے صحیح ترین موقف کے مطابق آپ کے مال سے منہا نہیں ہوگا، اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (22426) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دکان میں آگ کی وجہ سے جل جانے والا سامان، زکاۃ کے لیے شمار نہیں کیا جائے گا۔

آگ لگنے کے بعد دکان پر آپ نے جو سرمایہ لگایا ہے اگر تو وہ دکان کی تریخیں و آرائش اور دکان کی دیگر ضروریات میں صرف ہو گیا ہے تو ہم پہلے بھی ذکر کر لچکے ہیں کہ اس میں زکاۃ نہیں ہے، اس لیے انہیں زکاۃ کے سامان تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا، اور اگر یہ سرمایہ برائے فروخت سامان تجارت میں صرف کیا گیا ہے تو پھر اگر یہ آپ نے دکان سے کما کر خریدا ہے تو یہ جمیعی مال میں شامل ہو گا چاہے ابھی تک اس کو سال پورا نہیں ہوا، لیکن اگر آپ نے یہ مال دکان سے کما کر نہیں بلکہ کسی اور ذریعے سے حاصل ہونے والے مال سے یا ہے تو پھر اس سامان تجارت کا سال اس کے سرمائے کا سال ہو گا، چنانچہ اس سرمائے کے سال کے پورے ہونے پر اس کی آپ زکاۃ ادا کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین صلحہ عطا فرمائے، اور آپ کو بہترین روزی عطا فرمائے۔

واللہ اعلم